فیضانِ
سیّد احمد کبیر رِفاعی
علیہ رحمۃ اللہ القوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ سَیِّد احمد کبیر رَفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: ”بے شک تُمہارے نام مع شَناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ جس نے آسمانِ ولایت کو روشن ستاروں سے مُزَیَّن فرما کر ان کی کرنوں سے سارے عالم کو منوّر فرمایا نیز قُربِ الٰہی کی منازل طے کرنے اور ان کے فُیُوض وبَرَکات سے مُسْتَفِیض ہونے کیلئے ان کی تعلیمات سے مخلوق کو راہِ ہدایت پر چلنا سکھایا۔ حضرت مُحْیُ الدین سَیِّد ابُو العباس احمد کبیر رفاعی حسینی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی انہی دَرَخشاں ستاروں میں سے ایک چمکتا ستارہ ہیں۔ آیئے! حصولِ برکت کیلئے ان کا ذکرِ خیر سُنئے اور اپنی عقیدتوں کو چار چاند لگایئے۔

---

1 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶

نام و نسب

آپ کا نام احمد بن علی بن یحیٰ بن حازم بن علی بن رَفاعہ ہے۔ جدِّ امجد رفاعہ کی مناسبت سے رفاعی کہلائے۔ آپ سَیِّدُ الشُّہدا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد میں سے ہیں، آپ کی کُنیت ابو العباس اور لقب مُحْیُ الدین ہے جبکہ مسلک کے اعتبار سے شافعی ہیں۔[1]

حضرت سَیِّدنا علی بن یحیٰ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نکاح حضرت سَیِّد منصور بَطائحی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ہمشیرہ سے ہوا تھا جو کہ نہایت پرہیز گار خاتون تھیں انہی کے بطن سے ۱۵ رجبُ المرجب ۵۱۲ھ بمطابق یکم نومبر 1118ء میں حضرت سَیِّد احمد کبیر رَفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت ہوئی۔[2]

پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت

حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ولادت سے پہلے ہی آپ کی وِلایت کی بشارتیں دی جانے لگی تھیں۔ چنانچہ تاجُ العارفین، حضرت ابُو الوفا محمد بن محمد کاکیس رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر اُمِّ عَبیدہ گاؤں کے قریب سے ہوا تو کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا احمد! مریدوں نے عرض کی: ہم نے تو کسی احمد کو نہیں دیکھا، ارشاد فرمایا: وہ اس وقت اپنی والدہ کے پیٹ میں ہیں میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے،

---

1 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۲۲ ملتقطاً، وغیرہ، الزاویۃ الرفاعیہ، باب المدینہ کراچی

2 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۲۴ ملتقطاً، وغیرہ

ان کا نام احمد رفاعی ہے اور روئے زمین کا ہر عبادت گزار ان کے سامنے عاجزی سے پیش آئے گا۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش سے چالیس دن پہلے آپ کے ماموں حضرت سیّد منصور بطائحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی خواب میں پیارے آقا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے مشرف ہوئے، دیکھا کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمارہے ہیں: اے منصور! چالیس دن بعد تیری بہن کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا اور جب وہ کچھ سمجھدار ہوجائے تو اُسے تعلیم کے لئے شیخ ابُو الفضل علی قاری واسطی کے پاس بھیج دینا اور اس کی تربیت سے ہرگز غفلت نہ برتنا۔ اس خواب کے پورے چالیس دن بعد حضرت سَیِّدُنا احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اس دنیا میں جلوہ افروز ہوگئے۔[2]

سات دَرْوِیشوں کی سات بشارتیں

بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قریب سے سات دَرْوِیشوں کا گزر ہوا تو وہ ٹھہر کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھنے لگے۔ ان میں سے ایک نے کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور کہنے لگا: اس بابرکت درخت کا ظہور ہوچکا ہے، دوسرے نے کہا: اس درخت سے کئی شاخیں نکلیں گی، تیسرے نے کہا: کچھ عرصے میں اس درخت کا سایہ طویل ہوجائے گا، چوتھے نے کہا: کچھ عرصے میں اس

---

1 ... طبقات الصوفیۃ للمناوی، ۴/۱۹۱، دار صادر بیروت

2 ... سیرت سلطان الاولیاء، ص ۴۴ ملخصاً

کا پھل زیادہ ہوگا اور چاند چمک اُٹھے گا، پانچویں نے کہا: کچھ عرصے بعد لوگ ان سے کرامات کا ظہور دیکھیں گے اور کثرت سے ان کی جانب مائل ہوں گے، چھٹے نے کہا: کچھ ہی عرصے بعد ان کی شان و عظمت بلند ہوجائے گی اور نشانیاں ظاہر ہوجائیں گی، ساتویں نے کہا: نجانے (برائی کے) کتنے دروازے ان کی وجہ سے بند ہوجائیں گے اور بہت سے لوگ ان کے مُرید ہوں گے؟[1]

عُلومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سات سال کی عمر میں قرآنِ مجید حِفْظ کیا، اسی سال آپ کے والدِ ماجد کسی کام کے سلسلے میں بغداد تشریف لے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔ والد کے انتقال کے بعد آپ کے ماموں جان شیخ منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور نے آپ اور آپ کی والدہ کو اپنے پاس بلالیا تاکہ اپنی سرپرستی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رکھ سکیں، قرآنِ پاک تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے ہی حفظ کرچکے تھے لہٰذا کچھ دنوں بعد حضرت شیخ منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر نے حُضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایت کے مطابق واسط میں حضرت شیخ علی قاری واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں علم حاصل کرنے کے لئے آپ کو بھیج دیا، شیخ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ اُستاد صاحب کی بھرپور شَفْقت اور اپنی خُداداد صلاحیت کے نتیجے

1 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/ ۴۹۰، مرکز اھلسنت برکات رضا ھند

میں سیّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے صرف بیس سال کی عمر میں ہی تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، منطق و فلسفہ اور تمام مروجہ علومِ ظاہری کی تکمیل کرلی اور ساتھ ہی اپنے ماموں جان شیخ منصور بَطائحی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے علومِ باطنی بھی حاصل کرنے لگے لُطفِ خداوندی اور مناسبتِ طبعی کی وجہ سے آپ نے باطنی عُلوم میں بھی بہت جلد کمال حاصل کرلیا۔[1]

اساتذہ کرام

حضرت سَیِّدُنا احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے وقت کے نامور اور جلیلُ القدر اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔ آپ کے ماموں جان شیخ الاسلام حضرت سیّد منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفُور اور قاضی ابُو الفضل علی واسِطی المعروف اِبنُ القاری تو آپ کے اساتذہ میں سرِ فہرست ہیں کیونکہ ماموں جان کی نگرانی ہی میں آپ کی تعلیم و تربیت پایۂ تکمیل کو پہنچی اور دیگر تمام اساتذہ کے مقابلے میں سب سے زیادہ عُلوم وفُنون قاضی ابُو الفضل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی سے حاصل کئے البتہ ان دونوں حضرات کے علاوہ شیخ ابُو الفتح محمد بن عبد الباقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی، شیخ محمد بن عبد السمیع عباسی ہاشمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور شیخ عارف باللہ سیّد عبد الملک بن حسین حربونی واسِطی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔[2]

---

1 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۴۵ تا ۴۶ ملخصاً، وغیرہ

2 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۴۷ بتغیر

مخلوقِ خدا میں شہرت

پہلے پہل تو صرف علومِ ظاہری میں آپ کی خُداداد قابلیت اور ذہانت کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شہرہ ہوا جس کے نتیجے میں بڑے بڑے علما و فُضَلا آپ کے درس میں اِستفادہ کے لئے حاضر ہونے لگے اور پھر جب آپ نے نصابِ طریقت اور سلوکِ مَعرفت کے مَدارِجِ عالیہ کو بھی طے کرلیا اور آپ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ہر خاص و عام کو علم ہو گیا تو دور دور سے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دریائے علم و معرفت سے اپنی تِشنگی مٹانے آنے لگے لہٰذا آپ کے ماموں سَیِّد منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خانقاہِ اُمِّ عَبیدہ (صوبہ ذِیقار، جنوبی عراق) کی خلافت آپ کے سپُرد فرمادی تاکہ وہاں رہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلقِ خدا کی ہدایت و رہنمائی کریں اور اپنے علمِ ظاہری کے ساتھ ساتھ علمِ باطنی سے بھی لوگوں کو فیض پہنچائیں۔

سجادہ نشینی کا واقعہ

جب حضرت سَیِّدُنا شیخ منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُور کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجۂ محترمہ نے عرض کی: اپنے فرزند کے لئے خِلافت کی وَصِیَّت کردیں، شیخ منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُور نے فرمایا: نہیں بلکہ میرے بھانجے احمد کے لئے خلافت کی وصیّت ہے، زوجۂ محترمہ نے جب اصرار کیا تو آپ نے اپنے بیٹے اور بھانجے امام رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بلوایا اور دونوں سے فرمایا: میرے پاس کھجور کے پتے لاؤ، بیٹا تو بہت سے پتے کاٹ کر لے آیا مگر سَیِّدُنا امام رفاعی کوئی پتا نہ لائے، وجہ پوچھی تو حکمت سے

بھرپور جواب دیتے ہوئے عرض کی: میں نے سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کرتے ہوئے پایا، اسی لئے کسی پتے کو نہیں کاٹا، جواب سُن کر شیخ منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور نے اپنی زوجۂ محترمہ کی طرف مسکرا کر دیکھا اور فرمایا: میں نے بھی کئی مرتبہ یہی دعا کی تھی کہ میرا خلیفہ میرا بیٹا ہو مگر مجھ سے ہر مرتبہ یہی فرمایا گیا کہ تمہارا خلیفہ تمہارا بھانجا ہے۔ لٰہذا ۲۸ سال کی عمر میں سیّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ماموں جان کی طرف سے خلافت عطا ہوئی اور اسی سال شیخ منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور کا انتقال ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی کو کوئی منصب دینے سے پہلے اس بات کو پیشِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ وہ اس کا اہل ہے بھی کہ نہیں؟ چنانچہ اس ضمن میں ۲۰، ۲۱ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۳ھ کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشورے سے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: امانت دینے کا مطلب کسی شخص پر کسی معاملے میں "بھروسا" کرنا ہے۔ جب کوئی شخص کسی کو کوئی ذمہ داری اس بھروسے پر سپُرد کرے کہ یہ شخص اسے صحیح طور پر بجا لائے گا اور اس میں کوتاہی نہیں کرے گا تو یہ امانت کی ایک صورت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امانت ان کے "اہل" کو سپرد کرنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

---

1 . . . بہجۃ الاسرار، ذکر احترام المشائخ والعلماء لہ. . . الخ، ص ۲۷۰، دار الکتب العلمیہ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

(پ۵، النسآء: ۵۸)

حضرتِ صدرُ الافاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے) اصحابِ امانات اور حُکّام کو امانتیں دیانت داری کے ساتھ "حقدار" کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا، بعض مفسّرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں، اُن کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔

مُفسرِ شہیر حکیمُ الامت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اہلِ امانت وہ ہیں جو اس امانت کے حقدار ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: اے سارے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم کو تاکیدی حکم دیتا ہے کہ تم ہر قسم کی مالی، جانی، روحانی، ایقانی (ایمانی)، رازداری، ایمانداری کی امانتیں ان کے مُستحقوں یا مالکوں یا اَہلوں یا ان کے لائق ہستیوں کو ادا کردو۔[1]

1. کسی شعبے کا ذمہ دار اسی کو بنایا جائے، جس کا اس شعبے کی طرف میلان ہو اور وہ اس شعبے میں مدنی کام کرنے کا جذبہ بھی رکھتا ہو۔
2. اہل کا تقرر کریں اگرچہ اَہلیت کی سطح مختلف ہو مثلاً 80 فیصد، 60 فیصد اور 50 فیصد وغیرہ جس اہل میں اہلیت کی سطح کمزور ہو مدنی تربیت کے ذریعے

1 ... تفسیر نعیمی، پ۵، النساء، تحت الآیۃ۵۸، ۵/ ۱۵۸، مکتبہ اسلامیہ، مرکز الاولیا لاہور

مضبوط کریں۔

3. اَہلیت کے ساتھ ساتھ وقت دینے والا اور فَعّال ہونا بھی ضروری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ریاضت و مُجاہدہ

حضرت سَیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے تَقْویٰ، پرہیزگاری اور قَناعت کا عالم یہ تھا کہ کبھی اپنے پاس دو قمیصیں نہ رکھتے، جب قمیص دھونی ہوتی تو دریا میں اتر کر اس کا میل کچیل دور کرتے اور دھوپ میں کھڑے ہو کر اسے خشک کر لیتے، دو تین دن بعد ہی کوئی ایک آدھ لقمہ کھاتے البتہ اگر کوئی مہمان آجاتا تو مریدوں کے گھر سے اس کے کھانے کا بندوبست کر دیتے۔[1]

نَوافل کی کثرت

آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ چار سو رَکعات نوافل پڑھا کرتے جن میں ایک ہزار مرتبہ سورۃُ الاخلاص پڑھتے نیز روزانہ دو ہزار مرتبہ اِسْتِغْفار بھی کرتے۔[2]

اے کاش! ہم بھی فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات، تلاوتِ قرآن، کثرت سے اِسْتِغْفار اور دُرُودِ پاک پڑھنے کے عادی بن جائیں۔

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، ۱۵/ ۳۱۹ بتغیر، دار الفکر بیروت

2 ... طبقات الصوفیۃ للمناوی، ۲/۲۲۵

ایک سال تک نصیحت کی تکرار

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں عارف باللہ شیخ عبد الملک الخرنوتی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے احمد! میں تجھ سے جو کہتا ہوں اسے یاد رکھنا، میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: غیر کی جانب متوجہ رہنے والا حق کو نہیں پاسکتا اور پھسل جانے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، جس نے اپنے نَفْس کے نُقْصان کو نہ جانا اس کے تمام اوقات ناقص ہیں۔ پھر میں وہاں سے رخصت ہوا اور ایک سال تک اس کی تکرار کرتا رہا، پھر دوبارہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے وصیّت فرمائیں تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: عقل مندوں میں جہالت، طبیبوں میں بیماری اور دوستوں میں بے وفائی بہت بری بات ہے۔ میں ایک سال تک اس کی بھی تکرار کرتا رہا اور آپ کی نصیحتوں سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔[1]

مخلوقِ خدا پر شَفْقت

جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے جسم پر مچھر بیٹھ جاتا تو اسے نہ ہی خود اڑاتے اور نہ کسی کو اڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو خون اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

---

1 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۱۹۷، دار الفکر بیروت

اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلی کو نہ جگاتے اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔ [1]

خارش زدہ کتے کی خبر گیری

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خارش زدہ کتے کو دیکھا جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا، آپ اسے جنگل میں لے گئے اور اس پر سائبان بنایا نیز اسے کھلاتے پلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتے رہے حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھرپور توجُّہ کے نتیجے میں جب وہ تندرُستْ ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر اجلا کر دیا۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کا طرزِ عمل ہمارے لئے قابلِ تقلید ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ انسان تو انسان جانوروں سے بھی بد سُلوکی نہ کریں اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں کیا خبر ہمارا یہی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری دنیا و آخرت سنور جائے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک فاحشہ عورت کی صرف

---

1 ...طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص ۲۰۰

2 ...طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص ۲۰۰ ملخصاً

اس لئے مغفرت فرما دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے کے پاس سے ہوا جو کنویں کی مُنڈیر کے پاس پیاس کے مارے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ شدتِ پیاس سے مر جاتا۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی عمل اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔[1]

کوڑھیوں اور اَپاہجوں کی خدمت

حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا یہ بھی معمول تھا کہ مریضوں اور اپاہجوں کے پاس جاتے اور ان سے ہمدردی بھرا سلوک کرتے ان کے کپڑے دھوتے، ان کے سر اور داڑھیوں سے میل صاف کرتے، ان کے پاس کھانا لے جاتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے اور بطورِ عاجزی ان سے دُعائیں کرواتے، ایک دن آپ کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو ہیبت کی وجہ سے بھاگ گئے آپ ان کے پیچھے گئے اور فرمایا: میری وجہ سے تم ہیبت میں مبتلا ہوئے لہٰذا مجھے مُعاف کر دو اور اپنا کھیل جاری رکھو۔[2]

تم نے مجھے آداب سکھائے ہیں

ایک مرتبہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایسی جگہ سے ہوا کہ جہاں بچے آپس میں جھگڑ رہے تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب... الخ، ۲/۴۰۹، حدیث: ۳۳۲۱

2 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۲۰۰ مفہوماً

پھر ایک بچے سے پوچھا: تم کس کے بیٹے ہو؟ بچے نے کہا: اس کا کوئی مقصد نہیں پھر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ آپ نے یہ الفاظ بار بار دہرائے اور فرمایا: اے بچے! تم نے مجھے آداب سکھا دیئے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن زبان کے معاملے میں کس قدر حساس ہوا کرتے تھے کہ اگر کوئی کم عمر بھی اس بارے میں ان کی توجہ دلاتا تو اسے ڈانٹنے دھمکانے کے بجائے دعاؤں سے نوازتے۔ آیئے ہم بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مستقل قُفلِ مدینہ تحریک میں شامل ہو کر زبان کی حفاظت کی ترکیب بنائیں۔

مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنادو مجھ کو تم پابند سنت یارسول اللہ!

(وسائل بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیماروں کی عیادت

جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سنتے تو اس کے پاس جا کر اس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار)

1 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۲۰۰

جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر انہیں منزل تک پہنچادیا کرتے۔ [1]

عمر رسیدہ لوگوں پر شَفْقت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی عُمر رسیدہ شخص کو دیکھتے تو اس کے محلے والوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے ہوئے یہ حدیثِ پاک سناتے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو بوڑھے مسلمان کی عزت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بڑھاپے کے وقت کسی اور کو اس کی عزت کرنے پر مُقرر فرمادیتا ہے۔ [2][3]

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جو شخص بوڑھے مسلمان کا صرف اس لیے احترام کرے کہ اس کی عمر زیادہ ہے، اس کی عبادات مجھ سے زیادہ ہیں، یہ مجھ سے پرانے اسلام والا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں وہ دیکھ لے گا کہ اس کے بڑھاپے کے وقت لوگ اس کا احترام کریں گے۔ اس وعدے میں فرمایا گیا کہ ایسا

---

1 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۲۰۰ بتغیر

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۴۱۱/۳، حدیث: ۲۰۲۹

3 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۲۰۰

آدمی دراز عمر بھی پائے گا دنیا میں مال، عیش، عزت بھی اسے ملے گی آخرت کا اجر اس کے علاوہ ہے۔[1]

مسکینوں اور بیواؤں کی دادرسی

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سفر سے واپسی پر جب اپنی بستی کے قریب پہنچتے تو سامان باندھنے والی رسی نکال لیتے اور لکڑیاں جمع کر کے اپنے سر پر رکھ لیتے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی دیکھا دیکھی دیگر فقرا بھی ایسا ہی کرتے اور شہر میں داخل ہو کر بیواؤں، مسکینوں اَپاہجوں، بیماروں، نابیناؤں اور بوڑھوں میں وہ تمام لکڑیاں تقسیم کر دیتے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کبھی بھی برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں جانوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی دَست گیری فرماتے تو کہیں نابیناؤں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خَیر خواہی اور دِلجوئی فرمایا کرتے غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ ذیشان خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۵۶۰، ضیاء القرآن

2 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص ۲۰۰

ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔[1] کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی و دِلجوئی سے پیش آنا چاہئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خیر خواہی اور دِلجوئی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: مسلمانوں کی دِلجوئی کی اَہمیّت بہت زیادہ ہے۔ چُنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[2] واقعی اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحَبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک دن حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بطورِ عاجزی اپنے

1... جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴

2... معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

3... فیضان سنت، ۱/۱۲۴۴، مکتبۃ المدینہ

مریدوں سے فرمایا: تم لوگوں نے میرے اندر کوئی عیب دیکھا ہو تو مجھے بتادو، ایک مرید نے کھڑے ہو کر عرض کی: یاسیدی! آپ میں ایک بہت بڑا عیب ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے میرے بھائی! کون سا عیب؟ اس نے (بھی عاجزی پر مبنی جواب دیتے ہوئے) عرض کی: ہمارے جیسے (برے لوگوں) کو اپنی صحبت سے نوازے رکھنا۔ یہ سن کر سب مرید رونے لگے ساتھ ہی ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں بھی اَشکبار ہو گئیں اور فرمانے لگے: میں تمہارا خادم ہوں، میں تم سب لوگوں سے کم تر ہوں۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ولایت کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود کس قدر عاجزی واِنکساری فرماتے۔ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ عاجزی صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر ہونی چاہیے کیونکہ یہی عاجزی عظیم ثواب اور ترقیِّ درجات کا باعث بن سکتی ہے اگر کوئی شخص ریاکاری کے لئے عاجزی کرتا ہے تو ایسی عاجزی وبالِ جان بھی بن سکتی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جھوٹی عاجزی سے بچنے کی ترغیب دیتے ہوئے مدنی انعام نمبر 45 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے عاجزی کے ایسے الفاظ جن

---

1 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۲۰۱

کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق اور رِیاکاری کا ارتکاب تو نہیں کیا؟ مثلاً اس طرح کہنا کہ میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں وغیرہ جب کہ دل میں خُود کو حقیر نہ سمجھتا ہو۔[1]

عورت کی بداَخلاقی پر صبر

حضرت سیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا ایک مرید جو کئی مرتبہ خواب میں آپ کو جنّت میں دیکھ چکا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کا کوئی ذکر نہ کیا تھا، ایک دن خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ کی بیوی کو آپ سے بدسُلوکی کرتے پایا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس زیادتی پر خاموش ہیں۔ وہ مرید یہ دیکھ کر بے قرار ہو گیا اور دیگر عقیدت مندوں کے پاس جاکر کہنے لگا: یہ عورت حضرت پر اس قدر زیادتی کرتی ہے اور تم خاموش رہتے ہو؟ کسی نے کہا: اس کا مہر پانچ سو دینار ہے اور حضرت غَنی نہیں ہیں۔ وہ آدمی گیا اور پانچ سو دینار لے کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: اس عورت کا حقِ مہر ہے جو آپ کے ساتھ بُرا سُلوک کرتی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ... امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامِع مجموعہ بنام "مَدَنی انعامات" بصورتِ سُوالات مُرتّب فرمایا ہے۔ یہ دراصل خود احتسابی کا ایک جامع اور خودکار نظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔

نے مُسکراتے ہوئے فرمایا: اگر میں اس کی بدزبانی اور بدسُلوکی پر صبر نہ کرتا تو کیا تم مجھے جنّت میں دیکھ پاتے۔[1]

فرمانِ غوثِ اعظم پر گردن جُھکالی

بَہجۃُ الاسرار میں ہے کہ قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، مُحْیِ الدین حضرت سَیِّد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے جس وقت قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ (میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) فرمایا تو حضرت سَیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی گردن جھکا کر عرض کی: عَلٰی رَقَبَتِیْ (میری گردن پر بھی آپ کا قدم ہے) حاضرین نے عرض کی: حضور! آپ یہ کیا فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیلِ ارشاد کی ہے۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۳۸۸ پر حضرت خضر مَوْصِلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت سرکارِ غوثیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حُضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کروں، حُضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں، حُضور (غوثِ اعظم

---

1 . . . جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۴ ملخصاً

2 . . . بہجۃ الاسرار، ذکر من حنا راسہ من المشایخ، ص ۳۳ ملخصاً دار الکتب العلمیہ بیروت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے) تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رُعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبد القادر کو دیکھے جو تمام اولیا کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا (کیوں کرتا ہے؟) میں تو انہیں کی رَعِیَّت (یعنی ماتحتوں) میں سے ہوں، یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے پھر حُضور سرکارِ غوثیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصالِ اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو اُمِّ عَبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبد القادر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی (زیارت) تمہیں کافی نہ تھی۔

امام رفاعی اور اولیائے اُمَّت

امام رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی عظمت و رِفعت اور قدر و منزلت کے بیان میں بہت سے جلیلُ القدر اولیا اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے ملفوظات ملتے ہیں آیئے ان میں سے تین ہَستیوں کے ملفوظات مُلاحظہ کیجئے۔

1. کسی نے حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں امام رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: ان کا اَخلاق سر تا پا شریعت

اور قرآن وسُنَّت کے عین مطابق ہے اور ان کا دل اللہ ربُّ العزت کے ساتھ مشغول ہے۔ انہوں نے سب کچھ چھوڑ کر سب کچھ پالیا(یعنی رضائے الٰہی کی خاطر کائنات کو چھوڑا تو رَبّ کو پالیا اور جب رَبّ مل گیا تو سب کچھ مل گیا)۔[1]

2. ولیٔ کبیر حضرت سَیِّدُنا ابراہیم ہَوازِنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میں سَیِّد احمد کبیر کی کیا تعریف کر سکتا ہوں۔ ان کے جسم کا ہر بال ایک آنکھ بن چکا ہے جس کے ذریعہ وہ دائیں بائیں، مشرق ومغرب ہر سمت میں دیکھتے ہیں۔[2]

3. اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ کا شمار اَقطابِ اربعہ سے یعنی ان چہار میں جو تمام اَقطاب میں اعلی وممتاز گنے جاتے ہیں۔ اوّل حُضور پر نور سَیِّدُنا غوثُ الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، دُوم سَیِّد احمد رفاعی، سوم حضرت سَیِّد احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سید ابراہیم دُسوقی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔[3]

شاخِ تمنا ہری ہوگئی

حضرت سَیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی خاص مقام حاصل تھا۔ چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج سے فراغت کے بعد جب حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر مُواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے:

---

1 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۲۰۰ ملخصاً

2 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۲۰۰ ملخصاً

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۵۰ بتغیر

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

ترجمہ: میں دُوری کی حالت میں اپنی روح کو بارگاہِ اقدس میں بھیجا کرتا تھا جو میری نائب بن کر اس اَرضِ مُقدّس کو چوما کرتی تھی۔

وَ ھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ ظَھَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: اب ظاہری جسم کی باری ہے جو حاضر خدمت ہے لہٰذا اپنا دستِ اَقدس بڑھایئے تاکہ میرے ہونٹ دَسْت بوسی سے شرف یاب ہو سکیں۔

چنانچہ روضۂ انور سے دایاں دستِ اقدس ظاہر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرطِ عقیدت سے اسے چُوم لیا، اس منظر کو وہاں موجود لوگوں نے بھی دیکھا۔[1]

اس واقعے کا ذکر امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاوٰی رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۴۷۳ میں بھی فرمایا ہے۔

سنہری جالیاں ہوں، آپ ہوں اور مجھ سا عاصی ہو
وہیں یہ جاں جدا ہو جانِ جاناں یا رسول اللہ
(وسائل بخشش، ص ۲۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل وکرم سے اپنے بَرگُزیدہ بندوں کو بہت سے کمالات اور مافوقُ الفطرت تصرُّفات عطا

1 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/ ۴۹۴

فرماتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا احمد کبیر رفائی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی انہی بندگانِ خدا میں سے ایک کثیرُ الکرامات بزرگ ہیں آپ کی ذات سے وقتاً فوقتاً ایسے ایسے کمالات ظاہر ہوتے رہے جنہیں پڑھنے اور سُننے سے عقل دَنگ رہ جاتی ہے اور زبانِ شوق سے بے اختیار سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ آیئے ہم بھی حصولِ برکت کے لئے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند کرامات سنتے ہیں۔

(1) دنیا میں جنّتی محل کی ضمانت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفائی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے مرید خاص حضرت سَیِّدُنا جمال الدین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی خواہش پر ان کے لیے ایک باغ کی خریداری کے لئے گئے تو باغ کے مالک شیخ اسماعیل نے کہا کہ اگر اس باغ کے بدلے مجھے میری منہ مانگی چیز نہ ملی تو میں ہرگز نہ بیچوں گا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے اسماعیل! مجھے بتاؤ اس کی کیا قیمت چاہتے ہو؟ اس نے کہا: یا سَیِّدی! میں جنّتی محل کے بدلے ہی یہ باغ آپ کو دے سکتا ہوں، آپ نے فرمایا: میں بھلا کون ہوتا ہوں جو مجھ سے جنّتی محل مانگ رہے ہو، مجھ سے دنیا کی جو چیز چاہو مانگ لو، اس نے کہا: مجھے دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر جھکایا چہرے کی رنگت تبدیل ہو کر پیلی پڑ گئی تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا تو پیلاہٹ سُرخی میں تبدیل ہو گئی۔ پھر فرمایا: اسماعیل! جو تم نے مانگا تھا میں نے اس کے بدلے یہ باغ خرید لیا ہے۔ اس نے عرض کی: یا سَیِّدی! یہ بات مجھے لکھ کر عطا فرمادیں، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کاغذ پر بِسْمِ اللہ شریف لکھنے کے بعد یہ عبارت تحریر فرمادی:

یہ وہ محل ہے جسے اسماعیل بن عبدُ الْمُنْعِم نے فقیر حقیر بندے احمد بن ابوحسن رفاعی سے خریدا ہے جس کے ضامن حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں، اس کا حُدُودِ اربعہ یہ ہے کہ ایک طرف جنّتِ عدن ہے تو دوسری طرف جنّتِ ماوی ہے، تیسری جانب جنتِ خُلد اور چوتھی جانب جنّتِ فردوس ہے، وہاں کی سب حوریں وغلمان، قالین، سازوسامان، نہریں اور سب درخت اس سودے میں شامل ہیں یہ محل اسماعیل کے دنیاوی باغ کے بدلے میں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا شاہد و کفیل ہے۔

پھر آپ نے وہ کاغذ تہہ کرکے شیخ اسماعیل کے حوالے کردیا۔ وہ تحریر لے کر اپنے بچوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں یہ باغ سَیِّدی احمد کو بیچ چکا ہوں، بچوں نے کہا: آپ نے کیوں بیچ دیا حالانکہ ہمیں تو اس کی ضرورت تھی؟ تو انہوں نے جنتی محل ملنے کا واقعہ سنایا۔ بچوں نے کہا: ہم اس وقت راضی ہوں گے جب اس محل میں ہماری بھی شرکت ہو، فرمایا: وہ ہم سب کا باغ ہے۔ اس کے بعد وہ باغ حضرت سَیِّدُنا جمالُ الدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے حوالے کردیا۔ کچھ مدت کے بعد شیخ اسماعیل کا انتقال ہوگیا۔ چونکہ انہوں نے زندگی ہی میں اپنے بیٹوں کو یہ وصیّت کر رکھی تھی کہ یہ تحریر میرے کفن میں رکھ دینا۔ لہٰذا اگلے دن صبح ان کی قبر پر لکھا ہوا پایا "قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا" (ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے ربّ نے کیا تھا)۔ (1)

---

1 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۲ ملخصاً

﴿2﴾ بہرے بھی کلام سن لیتے

حضرت سیّد احمد کبیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر کی عادتِ مبارکہ تھی کہ بیٹھ کر بیان فرمایا کرتے، آپ کی آواز دور والے بھی اسی طرح بآسانی سن لیتے تھے جس طرح قریب والے سنتے، حتّٰی کہ آس پاس کی بستی والے اپنی چھتوں پر بیٹھ کر آپ کا بیان سنتے اور انہیں ایک ایک لفظ صاف سُنائی دیتا تھا، جب بہرے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی گفتگو سننے کے لیے ان کے کان کھول دیتا اور مشائخِ طریقت حاضر ہوتے تو دورانِ بیان اپنے دامن پھیلائے رکھتے جب امام رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بیان سے فارغ ہوتے تو یہ حضرات اپنا دامن سینے سے لگالیتے اور واپس آکر اپنے مریدوں کے سامنے ہر بات بیان کر دیتے۔ [1]

﴿3﴾ تعویذ پہلے ہی لکھا ہوا ہے

جب کوئی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تعویذ لینے آتا اور آپ کے پاس سیاہی نہ ہوتی تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درخت کا پتّا لیتے اور بغیر سیاہی (انگلی سے) لکھ دیتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو سیاہی کے بغیر تعویذ لکھ کر دیا، اس نے پتّا لیا اور عرصۂ دراز کے بعد آپ کی خدمت میں وہی پتا لے کر حاضر ہوا اور بطورِ امتحان آپ کی خدمت میں تعویذ لکھنے کے لئے پیش کیا، جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پتا دیکھا تو اسے جِھڑکنے کے بجائے نہایت نرمی کے ساتھ ارشاد فرمایا: بیٹا! یہ تو پہلے ہی لکھا ہوا

1 ...طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص۱۹۹

ہے اور پھر وہ پتا اسے واپس کر دیا۔[1]

(4) پتھر روٹی بن گئے

حضرت سیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھانجے حضرت سیِّدُنا ابو الفرج عبد الرحمن رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایسی جگہ چھپ کر بیٹھا تھا کہ جہاں سے امام رفاعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر ان کی باتیں سن سکتا تھا کہ یکایک فضا سے ایک آدمی زمین پر اُترا اور آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مشرق سے آنے والے کو خوش آمدید، اس نے عرض کی: بیس دن سے میں نے نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے میں چاہتا ہوں آپ مجھے میری پسند کا کھانا کھلائیں، آپ نے فرمایا: تمہاری خواہش کیا ہے؟ اس نے نظر اٹھائی تو پانچ مُرغابیاں فضا میں اڑ رہی تھیں اس نے کہا: مجھے ان میں سے ایک بھنی ہوئی مُرغابی، گندم کی دو روٹیاں اور ٹھنڈے پانی کا ایک جگ چاہیے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان مُرغابیوں کو دیکھا اور فرمایا: فوراً اس آدمی کی خواہش پوری کر دو! ابھی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ ان میں سے ایک بھنی ہوئی مُرغابی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئی، پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پہلو میں پڑے ہوئے دو پتھروں کو اُٹھا کر جونہی اس کے سامنے رکھا حیرت انگیز طور پر فوراً وہ پتھر چھنے ہوئے آٹے کی دو عُمدہ روٹیاں بن گئے، پھر فضا میں ہاتھ بلند کیا تو سرخ رنگ کا پانی سے بھرا ہوا جگ نمودار ہو گیا اس کے بعد اس درویش آدمی نے کھانا کھایا اور پھر جس طرح آیا تھا اسی طرح فضا

1 ... جامع کرامات الاولیاء ۱/ ۴۹۳

میں اڑتا ہوا واپس چلا گیا، اس کے جانے کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُرغابی کی تمام ہڈیوں کو بائیں ہاتھ میں لیا اور ان پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: اے بکھری ہوئی ہڈیو! اے ٹوٹے ہوئے جوڑو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی برکت سے اُڑ جاؤ، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہڈیاں زِندہ مُرغابی میں تبدیل ہو گئیں اور وہ مرغابی فضا میں اُڑتی ہوئی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔[1]

(5) جہنّم سے آزادی کا پروانہ

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دو مرید عبادت و ریاضت کے لئے صحرا میں موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے تمنا کی کہ کاش! ہم پر جہنم سے آزادی کا پروانہ نازل ہو جائے، اتنے میں آسمان سے ایک سفید کاغذ گرا، انہوں نے اسے اُٹھا کر دیکھا تو بظاہر کوئی عبارت تحریر نہ تھی، وہ دونوں اس کاغذ کو پیر و مرشد کے پاس لے گئے مگر واقعہ کا پسِ منظر نہ بتایا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کاغذ کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے، پھر سر اٹھا کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے میرے مریدوں کی جہنم سے آزادی کا پروانہ دنیا ہی میں مجھے دکھا دیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: حضور! یہ تو کورا کاغذ ہے، فرمایا: دستِ قدرت سیاہی وغیرہ کا محتاج نہیں یہ کاغذ نور سے لکھا ہوا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۴ ملخصاً

2 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۳

آپ کے ملفوظات

حضرت سیّدُنا امام احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنے مُریدین و مُحِبّین کی حُسنِ تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً شریعت و طریقت کے بہترین رہنما اصول بھی بیان کرتے رہے۔ آیئے! ان کے چند ملفوظات مُلاحظہ کیجئے۔

1. جو اپنے اوپر غیر ضروری باتوں کو لازم کرتا ہے وہ ضروری باتوں کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔
2. مخلوق کو اپنے ترازو میں مت تولو بلکہ اپنے آپ کو مومنین کے ترازو میں تولو تاکہ تم ان کی فضیلت اور اپنی محتاجی جان سکو۔
3. جو شخص یہ خیال کرے کہ اس کے اعمال اسے رَبِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا دیں گے تو اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ (اپنے اعمال کے بجائے رحمتِ الٰہی پر نظر کرے۔)
4. اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وہی اُنسیت رکھ سکتا ہے جو کامل درجہ کی طہارت رکھتا ہو۔
5. اللہ عَزَّوَجَلَّ غوث و قطب کو غیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے پس جو بھی درخت اُگتا ہے اور پتّا سرسبز ہوتا ہے تو وہ سب جان لیتے ہیں۔
6. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت داخل فرماتا ہے اور ہر مشکل گھڑی میں اسے کافی ہو جاتا ہے۔
7. کتنے ہی خوش ہونے والے ایسے ہیں کہ ان کی خوشی ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہے اور کتنے ہی غمگین ایسے ہیں کہ ان کا غم ان کے لئے باعثِ نجات بن جاتا ہے۔

8. افسوس ہے ایسے شخص پر جو دنیا مل جانے پر اس میں مشغول ہو جاتا ہے اور چھن جانے پر حسرت کرتا ہے۔
9. اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اولیاءُ اللہ کے علاوہ تمام مخلوق سے وحشت ہو کیونکہ اولیا سے محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت ہے۔
10. ہمارا طریقہ تین چیزوں پر مشتمل ہے: نہ تو کسی سے مانگو، نہ کسی سائل کو منع کرو اور نہ ہی کچھ جمع کرو۔
11. مرید کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ بات یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے رخصت اور تاویلات قبول کرنے میں چشم پوشی سے کام لے۔ (1)

مشہور خُلفاء و تلامذہ

حضرت سَیِّدُنا احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس قدر مقبول تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق کے دل ان کی طرف پھیر دیئے تھے جہاں جہاں مسلمان آباد تھے وہاں آپ کے متبعین و مریدین پائے جاتے تھے عقیدت مندوں کی کثرت کا اندازہ بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی حیات میں صرف آپ کے خلفاء اور خلفاء کے خلفاء کی تعداد ہی ایک لاکھ اسی ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ (2) ان میں شیخ عمر فاروثی، شیخ ابو شُجاع فقیہہ شافعی، شیخ یوسف حسینی سمر قندی، عارف باللہ عبد الملک بن حماد مَوْصِلی، قطبِ کبیر ابو عبد الرَّحیم بن محمد بن حسن براعی وغیرہ

1 ... طبقات الصوفیۃ للمناوی، ۲/ ۲۲۱ تا ۲۲۷ ملتقطاً
2 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۷۷ بتغیر قلیل

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی آپ کے مشہور خُلفاء و تلامذہ میں شامل ہیں۔ [1]

آپ کے سجادہ نشین

حضرت امام کبیر مُحْیُ الدین، سیّد ابو اسحاق ابراہیم اعزب رفاعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سلسلۂ رفاعیہ کے سجادہ نشین بنائے گئے۔ ہند میں سب سے پہلے آپ کا فیضان آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے خلیفہ حضرت شیخ عبد اللّٰہ انصاری بدایونی رفاعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی المعروف جھنڈے والے پیر نے تقسیم فرمایا جن کا مزار اندرونِ شہر بدایوں (یوپی) ہند میں ہے۔ [2]

آپ کی تصانیف

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مُتَعَدَّد کتابیں تحریر فرمائیں لیکن اکثر کتب تاتاریوں کے حملے میں ضائع ہو گئیں البتہ جو کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

(1) حَالَةُ اَهْلِ الْحَقِیْقَةِ مَعَ اللّٰهِ (3) اَلسِّرُّ الْمَصُوْن

(2) رَاتِبُ الرِّفَاعِی (4) اَلْبُرْهَانُ الْمُؤَیَّد [3]

آپ کی اولاد

اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں سے نوازا تھا بیٹے

1 ... سیرت سلطان الاولیا، ص۷۹، ۸۰ ملتقطاً

2 ... تاریخ مشائخ قادریہ، ص ۴۴، وغیرہ

3 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۸۱ ملتقطاً

کا انتقال تو سترہ سال کی عمر میں ہی ہو گیا تھا لہٰذا صاحبزادیوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ نسل چلا جن کی اولاد میں بڑے بڑے عالم، فاضل اور باکمال بزرگ ہوئے۔[1]

زندگی کے آخری ایام

آپ کے خادمِ خاص حضرت یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وصال سے پہلے سیدی احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرضِ اسہال (پیٹ کی بیماری) میں مبتلا ہوئے، ایک ماہ تک اسی تکلیف میں مبتلا رہے اور بیس دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ نیز زندگی کے آخری لمحات میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر نہایت رقت طاری تھی اپنا چہرہ اور داڑھی مبارک مٹی پر رگڑتے اور روتے رہتے، لبوں پر یہ دُعائیں جاری تھیں "یااللہ عَفْو و درگزر فرما، یااللہ مجھے مُعاف فرمادے، یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس مخلوق پر آنے والی مصیبتوں کے لیے چھت بنادے۔"[2]

بالآخر ۶۶ سال تک اس دارِ فانی میں رہ کر مخلوقِ خدا کی رُشد و ہدایت کا کام سرانجام دینے کے بعد بروز جمعرات ۲۲ جمادی الاولی ۵۷۸ھ بمطابق 13 ستمبر 1182ء بوقتِ ظہر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس عالمِ فنا سے عالمِ بقا کا سفر اختیار کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والے آخری کلمات یہ تھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

---

1 ... سیرت سلطان الاولیا، ص ۸۲ ملخصاً

2 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص ۲۰۲ بتغیر

تھوڑی ہی دیر میں بستی اُمِّ عَبیدہ کے گرد و نَواح میں آپ کے وصالِ پُر ملال کی خبر مشہور ہوگئی، بس پھر کیا تھا! آپ کے آخری دیدار اور نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے لوگ دور دور سے جمع ہونے لگے یہاں تک کہ نمازِ جنازہ کے وقت کئی لاکھ کا مَجمع موجود تھا، بعد نمازِ جنازہ خانقاہِ اُمِّ عَبیدہ ہی میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کی گئی۔ آج آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال مُبارک کو صدیاں ہو چکیں مگر اس کے باوجود جنوبی عراق میں آپ کا مزار مبارک بے شمار عقیدت مندوں کی اُمیدوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ (1)

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ امام رفاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مزارِ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبر مبارک سے باآوازِ بلند میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ (2)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... طبقاتِ کبریٰ للشعرانی، ص ۲۰۲ ملتقطاً، وغیرہ

2 ... جامع کرامات الاولیاء، ۱/۳۹۱

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-304-5
0125062

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net